سوال

(186) دعائے قنوت کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دریافت طلب امر یہ ہے کہ جب باجماعت وتر پڑھیں جائیں اور رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے تو اس کا کیا طریقہ ہے : ۱۔ ہاتھ اُٹھائے جائیں ؟ ۲۔ دعائے قنوت اونچی آواز سے پڑھی جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ ہاتھ اُٹھائے جائیں ؟

شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

اور اس میں وہ ہاتھ اٹھائے ، عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ ثابت ہے ، جیسا کہ بیھقی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی اور اسے صحیح کہا ہے

دیکھیں : سنن بیھقی (210/2).

اور دعاء کے لیے سینہ کے برابر ہاتھ اٹھائے اس سے زیادہ نہیں ، کیونکہ یہ دعاء ابتہال یعنی مباہلہ والی نہیں کہ انسان اس میں ہاتھ اٹھانے میں مبالغہ سے کام لے ، بلکہ یہ تو رغبت کی دعاء ہے ، اور وہ اپنے ہاتھوں کو اس طرح پھیلائے کہ اس کی ہتھیلیاں آسمان کی جانب ہوں

اور اہل علم کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو ملا کر رکھے جس طرح کہ کوئی شخص دوسرے سے کچھ دینے کا کہہ رہا ہو

۲۔ دعائے قنوت اونچی آواز سے پڑھی جائے ؟

قنوت نازلہ کی طرح قنوت الوتر کو بھی جہری وتر کی نماز جہری ہونے کی وجہ سے جہرا پڑھا جائے گا ۔

۳۔ اگر ہاں تو پھر کیا دعائے قنوت کے لیے جو واحد کے صیغے استعمال کیے گئے ہیں ، ان کو جمع میں بدلا جا سکتا ہے ؟

بعض اہل علم واحد کے صیغہ کی جمع کے صیغہ کے ساتھ تبدیلی کے قائل ہیں جبکہ بعض دوسرے قائل نہیں ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کہنا یہ ہے کہ اگر تو مقتدی نے امام کی دعا پر آمین کہنا ہو تو پھر امام جمع کو صیغہ استعمال کرے۔ اور اگر سری دعا ہو تو پھر امام واحد کا صیغہ استعمال کرے جیسا کہ احادیث میں استعمال ہوا ہے۔ تفصیل کے لیے لنک دیکھیں:

۴۔ قنوت وتر کے لیے جو دعا ہمارے ہاں پڑھی جاتی ہے یعنی اللہم اہدنی فیمن ہدیت۔۔۔ اس کے آخر میں 'وصلی اللہ علی النبی' پڑھا جاتا ہے۔ کیا وہ صحیح ہے؟

شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور دعاء قنوت یہ ہے:

حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت وتر میں کہنے کے لیے کچھ کلمات سکھائے:

مَّ اهدِنی فِیمَن ہَدَیتَ، وَعَافِنی فِیمَن عَافَیتَ، وَتَوَلَّنی فِیمَن تَوَلَّیتَ، وَبَارِک لِی فِیمَا أَعطَیتَ، وَقِنی شَرَّ مَا قَضَیتَ، فَإِنَّکَ تَقضِی وَلَا یُقضَی عَلَیکَ، وَإِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَن وَالَیتَ، وَلَا یَعِزُّ مَن عَادَیتَ، تَبَارَکتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیتَ، ولا منجا منک إلا إلیک»

اے مجھے ہدایت والوں میں ہدایت نصیب فرما، اور مجھے عافیت دے، اور میرا کارساز بن، اور تو نے جو مجھے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما، اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھ، کیونکہ تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، اور جس کا تو ولی بن جائے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا، اور جس کے ساتھ تو دشمنی کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، اے ہمارے رب تو بابرکت اور بلند ہے، اور تیرے علاوہ کہیں جائے پناہ نہیں"

اور آخری جملہ "ولا منجا منک الا الیک" ابن مندہ نے "التوحید" میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن قرار دیا ہے، دیکھیں: ارواء الغلیل حدیث نمبر (426) اور (429).

سنن ابوداود حدیث نمبر (1425) سنن ترمذی حدیث نمبر (464) سنن نسائی حدیث نمبر (1746).

پھر اس دعاء کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے

دیکھیں: الشرح الممتع لابن عثیمین (4/14-52).

۵۔ اگر نہیں صحیح تو صحیح دعائے قنوت کی طرف رہنمائی فرما دیں۔

مَّ اهدِنی فِیمَن ہَدَیتَ، وَعَافِنی فِیمَن عَافَیتَ، وَتَوَلَّنی فِیمَن تَوَلَّیتَ، وَبَارِک لِی فِیمَا أَعطَیتَ، وَقِنی شَرَّ مَا قَضَیتَ، فَإِنَّکَ تَقضِی وَلَا یُقضَی عَلَیکَ، وَإِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَن وَالَیتَ، وَلَا یَعِزُّ مَن عَادَیتَ، تَبَارَکتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیتَ، ولا منجا منک إلا إلیک»

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے

حدیث

جلد2کتاب الصلوۃ